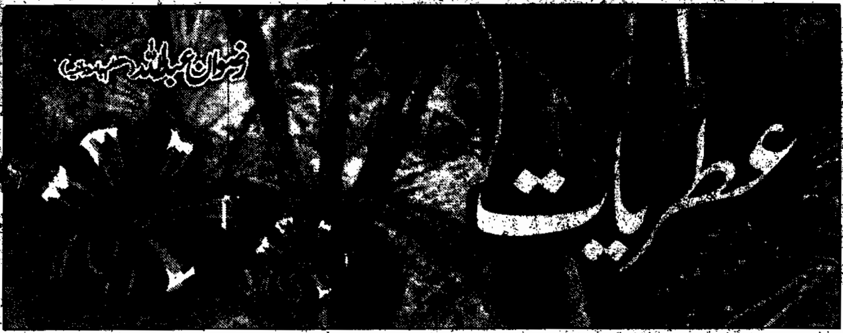

انوکھا علاج

تین افراد حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے۔ایک نے بارش کی قلت کی شکایت کی کہ کافی عرصہ سے بارش نہیں ہوئی۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اکثر من الاستغفار۔ ''کثرت سے توبہ واستغفار کرو۔''

دوسرے نے کہا: میرے ہاں اولاد نہیں ہوتی۔میں اولاد کا خواہش مند ہوں۔

فرمایا: کثرت سے استغفار کرو۔

تیسرے شخص نے کہا: زمین میں قحط پڑ گیا ہے۔غلہ پیدا نہیں ہوتا۔

اس پر بھی فرمایا: کثرت سے توبہ واستغفار کرو۔

پاس بیٹھے ہوئے لوگوں نے عرض کی۔نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تینوں افراد مختلف شکایات لے کر آئے، مگر آپ نے ایک ہی جواب دیا.....؟

فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھا.....؟ ﴿استغفروا ربکم انہ کان غفارا ○ یرسل السماء علیکم مدرارا ○ ویمددکم بأموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انھارا ○﴾ (نوح: ۱۰ تا ۱۲)

''اپنے رب سے گناہوں کی معافی مانگو وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے۔وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا اور مال واولاد سے تمھاری مدد کرے گا اور تمھیں باغات دے گا اور تمھارے لیے نہریں نکالے گا۔

اعتدال

علامہ ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول نقل کیا ہے فرماتے ہیں:

''الانقباض عن الناس مکسبة للعداوة والانبساط مجلبة لقرنآ السوء فکن بین المنقبض والمنبسط''

لوگوں کے ساتھ ترش روئی سے پیش آنا لوگوں کو دشمن بنا لینا ہے اور بہت زیادہ خندہ پیشانی برے ہم نشینوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔لہٰذا ترش روئی اور بہت زیادہ خندہ پیشانی کے درمیان معتدل راہ اختیار کرو۔ (فتاویٰ ابن صلاح۔ص:۱۳۱ مطبوعہ مع الرسائل المنیریہ)

علم کی جستجو

ابراہیم بن جراح رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں امام ابو یوسف کے مرض وفات میں ان کی عیادت کو پہنچا تو دیکھا کہ ان پر غشی طاری ہے۔ تھوڑی دیر بعد انھوں نے آنکھیں کھولیں اور مجھے دیکھتے ہی سوال کیا' ابراہیم! بتایئے حاجی کے لیے افضل طریقہ کون سا ہے۔ وہ پیدل رمی کرے یا سوار ہو کر؟

میں نے عرض کیا: ''پیدل کرنا افضل ہے''۔

امام صاحب نے کہا: یہ درست نہیں۔

''پھر سوار ہو کر رمی کرنا افضل ہوگا''؟ میں نے کہا۔

''نہیں''! امام صاحب نے جواب دیا: یہ بھی درست نہیں۔

پھر خود ہی فرمایا: ''جس رمی کے بعد کوئی اور رمی کرنی ہو اس کا پیدل کرنا افضل ہے اور جس کے بعد کوئی اور رمی نہ ہو اسے سوار ہو کر کرنا افضل ہے۔''

ابراہیم کہتے ہیں کہ مجھے مسئلہ معلوم ہونے سے زیادہ اس بات پر تعجب ہوا کہ ابو یوسف ایسی بیماری کی حالت میں بھی علمی مذاکرات کے کتنے شوقین ہیں۔ اس کے بعد میں اٹھا اور ابھی دروازے تک نہیں پہنچا تھا کہ گھر سے عورتوں کے رونے کی آواز آئی۔ معلوم ہوا کہ ابو یوسف اپنے مالک حقیقی سے جا ملے ہیں۔

اس لیے ہر طالب علم اور علم دوست انسان کو چاہیے کہ وہ علم کی جستجو اور تتبع میں اپنی ساری صلاحیتیں خرچ کر ڈالے۔ تبھی جا کر علمی دنیا میں کوئی نام پیدا ہو سکتا ہے۔ (معارف السنن)

صبر اور شکر

مشہور تابعی عمران بن حطان بڑے ہی بدصورت اور چھوٹے قد کے تھے۔ جبکہ ان کی بیوی نہایت خوبصورت تھی۔ ایک دن جب وہ گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ بیوی نے نئے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت لگ رہی ہے۔ انھوں نے بیوی کی طرف نہایت اشتیاق سے دیکھا تو بیوی نے برجستہ کہا: ''اگر اللہ نے چاہا تو ہم دونوں جنتی ہیں''۔

عمران نے پوچھا: وہ کیسے؟

بیوی کہنے لگی: تم ایک خوبصورت بیوی ملنے پر بڑے شاکر ہو اور میں تیرے جیسا بدصورت شوہر ملنے پر صابر ہوں اور اللہ نے صابر اور شاکر دونوں کے لیے جنت کا وعدہ کیا ہے۔ (الاذکیا از امام ابن جوزی)

میرے پسندیدہ اشعار

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا
جس نے سورج کی شعاؤں کو گرفتار کیا
زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا!
تمھاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا وہ ناپائیدار ہو گا